٧٦

إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا

MAHMUD EFENDİ
BEŞİKTAŞ
Vakıf Kütüphanesi

Süleymaniye U. Kütüphanesi
Kısım Hacı Mahmud ef.
3386

نحمده تعالى ونشكره على ما أولانا في هذه الأيام المباركة بطبع الرسالة المسماة

بالدرة البهية

ترجمة

الفيوضات الالهية والانوار النبوية

التي جمعها السيد الشريف الحبيب فضل بن الغوث علوي بن محمد بن
سهل بن محمد بن احمد بن سليمان بن عمر بن محمد بن سهل بن عبد الرحمن
مولى خيلة بن عبد الله بن علوي بن محمد مولى الدويلة بن
علي بن علوي بن محمد الفقيه
المقدم ابن علي بن محمد صاحب مرباط ابن علي بن علوي بن محمد بن علوي الشهير نسبته بالعلويين الحسينيين

٣٣٨٦

في بلدة بمبئ المعمورة في سنة ١٣١٠ هـ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي أنعم على أهل بيت سيدنا محمد وأصحابه بجزيل النعم وجعلهم نورا يهتدى

سب تعریف ثابت ہے واسطے اس اللہ کے جسنے انعام کیا اہل بیت سیدنا محمد پر اور انکے اصحاب پر ساتھ بڑی نعمتوں کے اور گردانا انکو ایک نور کہ ہدایت پائی جاوے

بهم في الظلم وصلى الله عليه وعليهم عدد الرمل وتوحيد الأمم أما بعد هذا مختصر في

ساتھ انکے بیچ اندھیریوں کے اور رحمت کاملہ نازل کرے اللہ اوپر محمد کے اور اوپر انکے آل واصحاب کے بقدر گنتی ریت اور توحید امتوں کے بعد حمد وصلوٰۃ کے پس یہ رسالہ مختصر ہے بیچ

ذكر بعض مزايا أهل البيت وتوضيح سيرة أكبر عائلة من أهل البيت الطاهرين فهم الآن

ذکر بعضے فضیلتوں اہل بیت کے اور ظاہر کرنے خصلتوں ایک بڑے ٹولے اہل بیت پاک کے کیونکہ وہ اسوقت میں

المشهورون بالسادة الأشراف العلوية بعد ما اندرس اصطلاح الصدر الأول بتسمية

مشہور ہیں ساتھ لقب سادات اور اشراف علویہ کے بعد مٹجانے اصطلاح اگلے زمانے کے کہ نام رکھتے تھے

أولاد سيدنا علي من غير سيدتنا فاطمة علوية ثم اختص بعده بالشهرة بالعلوية أولاد

اولاد سیدنا علی کا غیر سیدتنا فاطمہ سے علوی پھر بعد اسکے مشہور ہوئی ساتھ لقب علویہ کے اولاد

سيدنا الحسن والحسين ثم اندرس واشتهر بالعلوية أبناء السيد الشريف العلوي بن

سیدنا حسن اور حسین کی پھر مٹگئی یہ اصطلاح اور مشہور ہوئی ساتھ لقب علویہ کے بیٹے سید شریف علوی بن

عبيد الله بن أحمد المهاجر بحشمه وأقاربه وولده عبد الله من البصرة إلى حضرموت سنة ٣١٧

عبید اللہ بن احمد کے جھنوں نے ہجرت کی ساتھ اپنے لشکر اور اقارب اور لڑکے عبد اللہ کے بصرہ سے طرف حضرموت کی سنہ ٣١٧ تین سو سترہ

لإشارة مكتسبة من حديث جده عليه الصلوة والسلام حيث قال إني رأيت أن

واسطے اشارہ کے جو حاصل ہوا تھا حدیث سے انکے دادا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسطرح سے کہ فرمایا تحقیق دیکھا میں نے کہ

اهاجر

أهاجر إلى أرض ذات نخل لا أراها إلا يثرب وإما حضرموت ببركة مآثر همته صلى الله عليه

ہجرت کرتا ہوں میں طرف ایک زمین کھجوروں والی کے گمان کرتا ہوں کہ وہ یا یثرب ہے اور یا حضرموت ساتھ برکت بزرگیوں ہمت آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم توطن بها بضعة منه وهو ابن السيد الشريف عيسى النقيب بن محمد بن علي العريضي

وسلم کے متوطن ہوا بیچ اس حضرموت کے ایک ٹکڑا انسے اور وہ بیٹے ہیں سید شریف عیسیٰ نقیب کے اور وہ بیٹے محمد بن علی عریضی کے

بن الإمام سيدنا جعفر الصادق بن سيدنا الإمام محمد الباقر بن سيدنا الإمام علي زين العابدين

اور وہ بیٹے ہیں امام سیدنا جعفر صادق کے اور وہ بیٹے ہیں سیدنا امام محمد باقر کے اور وہ بیٹے ہیں سیدنا امام علی زین العابدین کے

بن سيدنا الإمام الحسين سبط رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اعلم أن المتقدمين من أكابر

اور وہ بیٹے ہیں سیدنا امام حسین نواسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جانو کہ تحقیق متقدمین نے بزرگوں

هؤلاء السادات الأشراف العلويين لما رأوا بطريق الكشف والعيان أن الحرص على نيل

ان سادات اشراف علویہ کے جبکہ دیکھا بطریق کشف و مشاہدہ کے کہ تحقیق حرص کرنا اوپر حاصل کرنے

الحكومة والرياسة الدنيوية وحمل السلاح يؤدي إلى سفك الدماء فيما بين السادات الأشراف

حکومت اور ریاست دنیا اور اٹھانے ہتھیار کے پہنچاتا ہے طرف خونریزی کے ما بین سادات اشراف

العلويين توجهت همتهم مع تمكنهم بالجاه المكتسب بالنسب في العلم والولاية والصلاح والغنى

علویہ کے متوجہ ہوئی ہمت انکی باوجود قدرت کے اوپر مرتبہ اور شرف کے جو حاصل ہے ساتھ نسب کے اور علم اور ولایت اور نیکوکاری اور غنا کیطرف

للسعي في تقوية شوكة كل من يتولى أمور المسلمين وإعانتهم خصوصا الخلفاء والسلاطين

کوشش کرنیکے بیچ تقویت شوکت ہر اس شخص کے کہ متولی ہو امور مسلمین کا اور بیچ انکی اعانت کے خصوصاً خلیفوں اور بادشاہوں کی

وتركوا حمل السلاح واشتغلوا بالعلم والعبادة والتجارة فظهر فيهم علماء وأولياء وأغنياء

اور چھوڑ دیا انھوں نے اٹھانا ہتھیار کا اور مشغول ہوئے ساتھ علم اور عبادت اور تجارت کے پس ظاہر ہوئے ان میں علما اور اولیا اور اغنیا

وأمراء يقف على ذلك من تتبع كتب ترجمة أحوالهم وهكذا دأبهم طبقة بعد طبقة إلا إذا

اور امرا واقف ہوگا اوپر اسکے وہ شخص جو تتبع کرے اون کتابوں کا جنمیں انکے احوال کا بیان ہے اور اسیطرح تھی عادت انکی درجہ بدرجہ مگر جس وقت کہ

توجه إليهم أمر شرعي كالجهاد ونحوه حملوا السلاح وأما من تولى منهم حكومة فلا يكون

متوجہ ہو طرف انکے کوئی امر شرعی مثل جہاد وغیرہ کے تو اٹھاتے تھے ہتھیار اور لیکن انمیں سے جو کوئی متولی ہوا کسی حکومت پر سو نہیں ہوا

الأيام الخليفة أو بانتخاب أهل تلك الجهة إياه لا بالجبر والمنازعة تحرزًا من سفك دماء

مگر ساتھ حکم خلیفہ کے یا ساتھ قبول کرنے والنکے لوگونکے اسکو نہ ساتھ زبردستی اور منازعت کے واسطے بچنے کے خونریزی سے

المسلمين وهكذا دأب أكابر العلماء والعقلاء من أهل بيت النبوة ثم إن دأب هؤلاء

مسلمانونکے اور اسیطرح ہی طریقہ بڑے عالمون اور عاقلونکا اہل بیت نبوت سے پھر تحقیق عادت ان

السادات الأشراف الثابتي الأنساب بالدليل والبرهان بمقتضى قواعد أهل هذا الشأن

سادات اشراف کی جنکے ثابت ہین نسب ساتھ دلیل اور برہان کے مطابق قاعدون اہل اس شان کے

الاعتناء بتقييد أسماء الساكنين منهم في جميع الجهات الحيين والميتين وضبطهم فردًا

توجہ اور کوشش کرنا ہی بیچ قید کرنے نامون اون لوگونکے جو بسنے والے ہین انمین بیچ تمام اطراف کے زندہ یا مردہ اور ضبط کرنے اونکی ہر ہر

فردًا طبقة بعد طبقة مع تمييز البطون لئلا يتداخل نسب مع نسب مع الإشهاد على انتقالهم

فرد کو طبقہ بعد طبقہ ساتھ جدا کرنے بطنونکے تاکہ نہ داخل ہو ایک نسب ساتھ دوسرے نسبکے اور موجودگی گواہی کے اوپر انکے نقل کرنے کے

إلى أي جهة وقيدهم في السجلات من لدن صلى الله عليه وسلم إلى وقتنا هذا مع كونهم

طرف کسی جہت کے اور قید کرنے انکے نامونکے بیچ سندونکے زمانے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے اسوقت تک یہ حال انکا ہی باوجود ہونے انکے

أشعريين عقيدة شافعيين مذهبا سالكين على منهاج الكتاب والسنة والإجماع متصلة

اشعری ازروی عقیدت کے شافعی ازروی مذہب کے چلنے والے اوپر رستے کتاب و سنت واجماع کے متصل ہین

إجازاتهم من أب عن جد عن جدهم سيد الكونين صلى الله عليه وسلم وقدر الأحياء منهم في

اجازتین انکی باپ دادے سے انکے دادے سردار دوجہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک اور اندازہ زندونکا اونمین سے بیچ

سنة ١٣٠٠ ثمانية آلاف وثلاث مائة تقريبا المتفرقون في جميع الجهات كحضرموت واليمن

سنہ ۱۳۰۰ کے آٹھ ہزار اور تین سوہی تقریبا جو متفرق ہین بیچ تمام اطراف کے جیسے حضرموت اور یمن

والحجاز والهند وجاوه وأفريقيا الغربية وأفريقيا الشرقية وسمطرة على مقتضى قيد

اور حجاز اور ہند اور جاوہ وافریقیہ غربی اور افریقہ شرقی اور سمطرہ موافق اسکے جو مقید ہی

سجلاتهم الجامعة لهم المانعة لغيرهم من الدخول معهم في أنسابهم حفظهم الله آمين ۵

اونکی سندونمین کہ جمع کرنیوالی ہین واسطے اونکے اور منع کرنیوالی ہین انکے غیر کو داخل ہونے سے ساتھ اونکے بیچ اونکے نسبونکے نگاہ رکھے انکو اللہ آمین

وأوردت على قولي هذا في ذكر كتب هذا الشأن قول السيد الشريف الغوث أبي بكر بن

اور وارد کیا مینے اس قول پر بیچ ذکر کتابون اس حال کے قول سید شریف غوث ابی بکر بن

عبد الله العيدروس العلوي صاحب عدن

عبداللہ عیدروس علوی صاحب عدن کا

صحت وقالت بها الأعلام من طرق ... من رام فيها محاجاتي فيبرز لي

صحیح ہوئے اور کہا ساتھ اسکے علمانے کئی طریق سے ... جو شخص قصد کرے بیچ اسکے مناظرہ مجھسے تو ظاہر ہووے واسطے میرے

فإن يكن لم يطق يوما مناظرتي ... وكان في قلبه حرق من العلل

پس اگر نہین طاقت رکھتا کسی دن میرے ساتھ مناظرے کی ... اور ہو دلمین اسکے سوزش علتون سے

فلينظرن تواريخ الكرام فقد ... صفت مشاربها للنهل والعلل

پس البتہ چاہیے کہ دیکھین تاریخین بزرگونکی پس تحقیق ... صاف ہو گیا پانی پینے کی اسکی واسطے پہلے پانی پینے والیکے اور پھر پانی پینے والیکے

فإنهم كلهم من كل ما جمعوا ... قالوا بتشريفنا في الأعصر الأول

پس تحقیق ان تمام نے ہر اوس چیز سے کہ جمع کیا ... کہا ساتھ تشریف ہمارےکے بیچ زمانون اول کے

كالأهدل الحبر من وافى بشهرته ... كيوان دع عنك مجرى دارة الحمل

مثل اہدل عالم کے کہ جسکی پہنچی شہرت ... کیوان تک چھوڑ تجھے جای جاری ہونے دورہ حمل کی

والخزرجي إذا واليافعي كذا ال ... شيخ العواجي والشرجي لم يحل

اور اسیطرح خزرجی اور امام یافعی اور ... شیخ عواجی اور شیخ شرجی نہین حایل ہوے

وقاله ابن أبي الحب مع الجندي ... ولابن حسان قول قد شفى عللي

اور بیان کیا اسکو بیٹے نے ابو الحب کے ساتھ جندی کے ... اور واسطے ابن حسان کے ایک قول ہی کہ تحقیق شفا دی اسنے میری بیماریونکو

والعالم العلم الراوي الحديث ومن ... له جلال بأنوار الحديث جلي

اور عالم مشہور روایت کرنیوالا حدیث کا اور ... واسطے اسکے بزرگی ہی ساتھ انوار حدیث کے ظاہر

إن كان نسبته يا صاح من حجر ... فذاك جوهر أهل العلم والفضل

اگر ہی نسبت اسکی ای صاحب میرے حجر سے ... پس وہ جوہر ہی اہل علم اور فضل کا

قَدْ أَثْبَتَ الْفَخْرَ فِي أَنْسَابِنَا شَرَفًا

تحقیق ثابت کیا اسنے فخر کو بیچ نسبوں ہمارے کے ازروی شرف کے

فَاسْئَلْ عَنِ الْبَحْرِ لَا تَسْئَلْ عَنِ الْوَشَلِ

پس سوال کر دریا سے اور مت سوال کر نالون سے

وَفِي طَرِيقِهِمْ جَاءَ ابْنُ سَمْرَةَ وَالـــ

اور بیچ انکے طریق کے آیا ابن سمرہ اور

ـــشَّيْخُ الْعَوَاجِيُّ فَاعْدِلْ غَيْرَ مُنْعَدِلِ

شیخ عواجی پس عدل کر درانحالیکہ نہ تجاوز کرنیوالا

أَبُو شُكَيْلٍ لَهُ فِي نَسْجِ نِسْبَتِنَا

ابو شکیل واسطے اسکے بیچ بننے نسبتوں ہمارے کے

وَشْيٌ تَقَاصَرَ عَنْهُ الْوَشْيُ فِي الْحُلَلِ

نقش ہین کر کوتاہی کی اوس سے نقشوں نے بیچ حلونکے

وَلِابْنِ كُبَيْنٍ فِيهَا حُسْنُ تَرْجَمَةٍ

اور واسطے ابن کبین کے بیچ اس نسبت کے اچھا بیان ہے

كَالدُّرِّ يَظْهَرُ حُسْنُ الدُّرِّ حَيْثُ جُلِي

مانند موتی کے ظاہر ہوتا ہی حسن موتی کا جب جلا دیا جاوے

لَهَا السَّخَاوِيُّ بِالْمَدْحِ الْبَدِيعِ سَخَا

واسطے اس نسبت کے امام سخاوی نے ساتھ مدح نادر کے سخاوت کی

فِيمَا تَأَتَّى بِالتَّفْصِيلِ وَالْجُمَلِ

بیچ اسکے کہ محکم اور مضبوط کیا ساتھ تفصیل اور اجمال کے

كَذَا أَبُو الْفَضْلِ فِي الْأَنْسَابِ فَضَّلَهَا

اسیطرح ابو الفضل نے بیچ نسبوں کے فضیلت دی اس نسبت کو

عَلَى سِوَاهَا بِلَا رَيْبٍ وَلَا زَلَلِ

اوپر غیر کے بغیر شک اور لغزش کے

وَقَالَ هَذَا أَبُو عَبَّادٍ عُمْدَتُنَا

اور کہا یہی ابو عباد نے جو عمدہ ہمارا ہے

مَقَالَ مَنْ لَمْ يَصِفْ بِالْقَوْلِ عَنْ خَطَلِ

کہنا اس شخص کا کہ نہین وصف کیا ساتھ قول خطا کے

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ فَيَا لَكَ مِنْ

محمد بن ابی بکر پس ای عجب ہے واسطے تیرے

حُرٍّ حَمَى حُرُمَاتِ الدِّينِ عَنْ جَدَلِ

آزادی کہ نگاہ رکھا حرمتوں دین کو خصومت سے

وَقَالَهُ ابْنُ أَبِي عِيسَى الشَّرْيِمِيُّ فِي

اور کہا اسکو ابن ابی عیسی تریمی نے بیچ

تَارِيخِهِ فَالشِّهَابُ الْقَوْلُ عَنْهُ جَلِي

اپنی تاریخ کے اور شیخ شہاب سے قول ظاہر ہے

ثُمَّ اعْلَمْ أَنَّ اسْتِعْمَالَ لَفْظِ شَرِيفٍ فِي حَقِّ أَهْلِ الْبَيْتِ لِشَرَفِ نَسَبِهِمْ وَلَفْظِ السِّيَادَةِ فِي

پھر جانتو کہ تحقیق استعمال لفظ شریف کا بیچ حق اہل بیت کے اونکے شرف نسب کے واسطے ہے اور لفظ سیادت کا بیچ

حَقِّ ذُكُورِهِمْ تَعْظِيمًا لَهُمْ لِسِيَادَتِهِمْ عَلَى الْأُمَّةِ بِشَرَفِ نَسَبِهِمْ وَأَمَّا نِسَاؤُهُمْ فَيُسَمُّونَهُنَّ شَرِيفَاتٍ

حق مردون اہل بیت کے واسطے انکی تعظیم کے ہے اسلئے کہ سرداری اونکی اوپر امت کے بسبب انکے شرف نسب کے ہی اور لیکن عورتین اونکی پس نام رکھتے ہین اونکا شریفات

وَإِذَا كَبُرَ مَقَامُهُنَّ فَيُسَمُّونَهُنَّ سَيِّدَاتٍ كَالسَّيِّدَةِ خَدِيجَةَ وَالسَّيِّدَةِ فَاطِمَةَ وَالسَّيِّدَةِ

اور جبوقت کہ بڑا ہو مقام اونکا پس نام رکھتی ہین اونکا سیدات جیسے سیدہ خدیجہ اور سیدہ فاطمہ اور سیدہ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ وَغَيْرِهِنَّ وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ الشَّرِيفُ هُوَ الْمُنْتَسِبُ مِنْ جِهَةِ الْأَبِ

عایشہ رضی اللہ عنہن اور سوا انکے اور کہا ابن حجر نے کہ شریف وہ ہے جو منسوب ہو باپ کی جہت سے

إِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ لِأَنَّ الشَّرَفَ وَإِنْ عَمَّ كُلَّ شَرِيفٍ إِلَّا أَنَّهُ اخْتَصَّ بِأَبْنَاءِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ

طرف حسن اور حسین رض کے اسواسطے کہ تحقیق شرف اگرچہ شامل ہے ہر شریف کو مگر تحقیق وہ خاص ہوا ساتھ اولاد فاطمہ رضی اللہ

عَنْهَا عُرْفًا مُطَّرِدًا عِنْدَ الْإِطْلَاقِ ثُمَّ اخْتِصَاصُ اسْمِ الشَّرِيفِ بِالْحَامِلِينَ السِّلَاحَ مِنْ أَبْنَاءِ سَيِّدَنَا

عنہا کے ازروی عرف عام کے وقت بولنے کے پھر مخصوص ہونا اسم شریف کا ساتھ اٹھانیوالے ہتھیارونکے اولاد سے سیدنا

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي الْحِجَازِ لِتَوَطُّنِ غَالِبِهِمْ فِي الْبَادِيَةِ سَابِقًا وَأَهْلُ الْبَادِيَةِ فِي

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے بیچ ملک حجاز کے اسواسطے ہی کہ متوطن ہوئے اکثر اونکے بیچ جنگل کے پہلے اور جنگل کے لوگ

جَزِيرَةِ الْعَرَبِ يُسَمُّونَ أَبْنَاءَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْحَامِلِينَ السِّلَاحَ وَغَيْرَ الْحَامِلِينَ

جزیرہ عرب میں نام رکھتے ہین اولاد حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اٹھانیوالے ہتھیار کے ہوں یا نہ اٹھانیوالے

السِّلَاحَ أَشْرَافًا إِلَى أَنْ صَارَ فِي مُدُنِ الْحِجَازِ عُرْفًا مُطَّرِدًا إِطْلَاقُ لَفْظِ شَرِيفٍ عَلَى كُلٍّ مِنْ أَبْنَاءِ

ہتھیار کے ہوں اشراف یہانتک کہ ہو گیا بیچ شہروں حجاز کے عرف عام اطلاق لفظ شریف کا اوپر ہر ایک شخص کے کہ ہو اولاد سے

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْحَامِلِينَ السِّلَاحَ وَأَمَّا غَيْرُ حَامِلِينَ السِّلَاحَ مِنْهُمْ فَيُسَمُّونَهُمْ

حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے اٹھانیوالا ہتھیار کا اور لیکن جو نہین اٹھانیوالے ہتھیار کے ہین انین سے پس نام رکھتے انکا

سَادَةً لِأَنَّ لَفْظَ السَّيِّدِ عِنْدَ أَهْلِ اللُّغَةِ اسْمٌ لِكُلِّ مَنْ سَادَ قَوْمَهُ إِلَّا أَنَّهُ اخْتَصَّ بِهَؤُلَاءِ الْأَشْرَافِ

سید اسواسطے کہ لفظ سید کا نزدیک اہل لغت کے نام ہی اسکا کہ جو سردار ہو اپنی قوم کا مگر تحقیق وہ خاص ہو گیا ساتھ بیچارے اشراف کے

لِأَنَّهُمْ سَادُوا بِالشَّرَفِ لِأَنَّ الشَّرَفَ أَمْرٌ ذَاتِيٌّ وَلِذَلِكَ أَهْلُ الْمُدُنِ وَمَنْ قَارَبَهُمْ مِنْ مَمَالِكِ

کیونکہ وہ سردار ہوئے سبب شرف کے اسواسطے کہ شرف ایک امر ذاتی ہی اور اسیواسطے شہر ونکے لوگ اور جو نزدیک انکے ہین ملکون

الْعَرَبِ مَا عَدَا أَهْلَ حَضْرَمَوْتَ يُطْلِقُونَ لَفْظَ السَّيِّدِ عَلَى كُلٍّ مِنْ أَبْنَاءِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ

عرب سے ماسوا اہل حضر موت کے بولتے ہین لفظ سید کا اوپر ہر اوس شخص کے کہ ہو اولاد سے حسن اور حسین

رضي الله عنهما الحاملين السلاح وغير الحاملين السلاح ابقاء للفظ المستعمل عند ذكره

رضی الله عنہما کے اٹھانیوالے ہتھیار کے ہوں یا نہ اٹھانیوالے ہتھیار کے واسطے باقی رکھنے لفظ مستعمل کے وقت ذکر

صلى الله عليه وسلم في قولهم سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وعند ذكر الخواص منهم

آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے انکے قول میں سیدنا محمد صلی الله علیہ وسلم اور وقت ذکر خاص لوگوں کے انمیں سے

كسيدنا الحسن وسيدنا الحسين وغيرهم من اكابر الامة واهل حضرموت فلتهتكهم في

جیسے سیدنا حسن اور سیدنا حسین اور سوا انکے بزرگان امت سے اور اہل حضرموت بسبب انکے کروہ بیباک ہیں بیچ

محبة السادة الاشراف لعلويين يستعملون في ندائهم لفظ حبيب فهي عندهم من اعظم

محبت سادات اشراف علویین کے استعمال کرتے ہیں انکو پکارنیکے وقت لفظ حبیب کو اور وہ نزدیک انکے بڑی

شعائر التعظيم في حق السادة الاشراف ولان من اسماء جدهم صلى الله عليه وسلم

علامتوں تعظیم سے ہی بیچ حق سادات اشراف کے اور اسواسطے کہ ناموں سے انکے جد صلی الله علیہ وسلم کے

حبيب الله وحبيب الرحمن فاذا فهمت ذلك علمت انه لا فرق بينهم في المقام الاعلى الا

حبیب الله اور حبیب الرحمن ہے پس جب سمجھ لیا تونے یہہ مذکور معلوم کیا تونے کہ تحقیق نہیں فرق ہی درمیان انکے بیچ مقام اعلیٰ کے مگر

بالتقوى والعلم وان اختلافات الاصطلاح لا توجب لتفضيل بينهم قال خاتمة المحققين

ساتھ تقویٰ اور علم کے اور تحقیق اختلاف اصطلاح کا نہیں واجب کرتا ہی تفضیل کو بیچ انکے کہا خاتمة المحققین

بن حجر ومن خصائصه صلى الله عليه وسلم ان ابناء بناته ينتسبون اليه ويدخلون

ابن حجر نے اور خصوصیتوں سے آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے یہہ ہے کہ تحقیق بیٹے اونکی لڑکیوں کے منسوب ہوتے ہیں طرف انکے اور داخل ہوتے ہیں

في الوقف والوصية ومن قواعد ذلك انه يقال للحسن والحسين رضي الله عنهما ابناء

بیچ وقف اور وصیت کے اور اسکے قاعدوں سے یہہ ہے کہ تحقیق کہا جاتا ہے واسطے حسن اور حسین رضی الله عنہما کے کہ وہ بیٹے ہیں

رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو اب لهما اتفاقا على مقتضى الاية ندع ابناءنا وابناءكم

رسول الله صلی الله علیہ وسلم کے اور وہ باپ ہیں انہ دونوں کے بالاتفاق موافق مضمون اس آیہ شریفہ کے ندع ابناءنا وابناءکم

وروى الحاكم قال صلى الله عليه وسلم لكل بني ام عصبة الا ابنا فاطمة فانا وليهما

اور روایت کی حاکم نے کہ فرمایا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے واسطے ہر اولاد ام کے عصبہ ہیں مگر اولاد فاطمہ پس تحقیق میں ولی ہوں ان دونوں کا

وعصبتهما واخرج الترمذي عن اسامة انه صلى الله عليه وسلم اجلس سيدنا الحسن والحسين

اور عصبہ ہوں ان دونوں کا اور اخراج کیا ترمذی نے اسامہ سے کہ تحقیق آنحضرت صلی الله علیہ وسلم نے بٹھایا سیدنا حسن اور حسین کو

يوما على فخذيه وقال هذان ابناي وابنا بنتي اللهم اني احبهما فاحبهما واخرج الطبراني

ایک دن اپنے دونوں رانوں پر اور فرمایا کہ یہہ دونوں بیٹے میرے ہیں اور بیٹے میری لڑکی کے ای الله میں تحقیق ہوں دوست رکھتا ہوں ان دونوں کو پس دوست رکھ تو ان

وغيره انه صلى الله عليه وسلم قال كل بني ام ينتمون الى عصبة الا ولد فاطمة فانا وليهم وانا

وغیرہ نے کہ تحقیق نبی صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا ہر اولاد ام منسوب ہوتی ہے طرف عصبہ کے مگر اولاد فاطمہ پس تحقیق میں ولی انکا ہوں اور میں

عصبتهم وفي رواية صحيحة كل بني انثى عصبتهم لابيهم ما خلا ولد فاطمة فانا ابوهم و

عصبہ انکا ہوں اور بیچ ایک روایت صحیح کے ہے کہ ہر اولاد انثیٰ عصبہ اونکا انکے باپکی طرف سے ہوتا ہے سوا اولاد فاطمہ کے پس تحقیق میں باپ انکا ہوں اور

عصبتهم وقول الشارع نص ويترتب عليه احكام النبوة في الاشباح والارواح الحسن

عصبہ انکا ہوں اور قول شارع کا نص ہے اور مترتب ہوتے ہیں اوپر اوسکے احکام نبوت کے اجسام اور ارواح میں حسن

والحسين رضي الله عنهما واولادهما والتشريف ببعض خصائصه صلى الله عليه وسلم

اور حسین رضی الله عنہما اور اولاد ان دونوں کی اور بزرگی دینا آنحضرت صلی الله علیہ وسلم کے بعض خصائص کے ساتھ

كوجوب الصلاة عليهم ودخولهم في اية التطهير وتحريم الزكاة عليهم وافتراض محبتهم على

مثل واجب ہونے درود کے اوپر اونکے اور داخل ہونے انکے بیچ آیت تطہیر کے اور حرام ہونے زکاة کے اوپر اونکے اور فرض ہونے اونکی محبت اوپر

الامة وغير ذلك كما هو مقرر ومحرر في محله ثم الشرف قسمان ذاتي وصفاتي وكلاهما

امت کے اور سوا اسکے جیسے کہ بیان کیا گیا اور لکھا گیا انکے محل پر پھر شرف دو قسم پر ہے ذاتی اور صفاتی اور ہر ایک ان دونوں سے

على ضربين خالقي وخلقي فالخالقي الذاتي اشرف من الصفاتي في حقه سبحانه وتعالى

اوپر دو قسم کے ہے خالقی اور خلقی پس خالقی ذاتی اشرف ہے صفاتی سے بیچ حق سبحانہ وتعالیٰ کے

واما الخلقي فلا شرف بالذات في الحقيقة اذ هي من الجمادات فما لها شيء من الكمالات الا

اور لیکن خلقی پس نہیں شرف بالذات حقیقت میں اسواسطے کہ وہ جمادات سے ہے پس نہیں واسطے اسکے کوئی شی کمالات سے مگر

بالنعوت والصفات نعم اصطلح العلماء على ان الشرف الذاتي للنبي صلى الله عليه وسلم

ساتھ تعریفوں اور صفتوں کے ہاں ٹھہرا لیا علماء نے اسبات پر کہ تحقیق شرف ذاتی واسطے نبی صلی الله علیہ وسلم کے ہے

ومنه بالنسبة لذريته وله ايضا صلى الله عليه وسلم شرف الصفات ولمن حواها وعليه

اور انسے بسبب نسب کے واسطے انکی اولاد کے اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے واسطے شرف صفاتی بھی ہے اور واسطے اسکے کہ جسنے احاطہ کیا انکو اور

فاختلفوا في ان شرف العلم افضل وهو من الصفات ام شرف الذات وهو الانتساب و

اختلاف کیا اسبابمین کہ تحقیق شرف علم کا افضل ہے اور وہ صفات سے ہے یا شرف ذات کا اور وہ منتسب ہوتا ہے اور

في الحقيقة لا خلاف اذ الذات في المخلوق لا تتشرف الا بالصفات التي هي الكمالات نعم

بیچ حقیقت کے کچھ خلاف نہین اسواسطے کہ ذات بیچ مخلوق کے شرف نہین پاتی مگر ساتھ اون صفتونکے کہ وہ کمالات ہین ان

كما كانت ذات النبوة مختارة الله من الوجود جعلها الله معدنا لكل نعت محمود ولم يزل

جیسی کہ تھی ذات نبوت مختار اللہ کی وجود سے گردانا اسکو اللہ نے کان واسطے ہر صفت نیک کے اور ہمیشہ

يسري منها في شعبها مظهر ما في المعدن ومع ذلك فقد بالغ الجليل الكبير في كمال

جاری ہی اس ذات سے بیچ شاخون اسکی انکے جو جگہ ظاہر ہونیکی ہے جو کچھ بیچ کان کے اور باوجود اسکے پس تحقیق مبالغہ کیا اللہ بزرگ نے بیچ کمال

التطهير لها كما قال ويطهركم تطهيرا لا بعمل عملوه ولا بصالح قدموه بل بسابق عناية من الله

پاک کرنے ان شاخونکے جیسا کہ کہا اللہ تعالے نے ویطہرکم تطہیرا یعنے پاک کرے تمکو اچھا پاک کرنا ساتھ کسی عمل کے کیا اسکو انھونے اور نہ ساتھ کسی نیکی کے کہ پیش کیا اسکو انھونے

تعالى لهم ولذلك تاثير البضعة النبوية لا يدركه اكابر الاولياء من غيرهم ولو جاهدوا

تعالے کی واسطے انکے اور اسیواسطے تاثیر ٹکڑہ نبوی کی نہین پاتے اسکو بڑے اولیا سوا انکے اگرچہ کوشش کرین

ابد الاباد فلهذا السر قال الله تعالى قل لا اسئلكم عليه اجرا الا المودة في القربى ونعم للعالم

ابد الاباد پس واسطے اسی بھید کے کہا اللہ تعالے نے قل لا اسئلکم الخ یعنے کہہ نہین مانگتا ہون مین تمسے اوپر اسکے کوئی اجر مگر محبت خویشونکی ان واسطے عالم

العامل نسبة العلم الى النبي صلى الله عليه وسلم واليها اشار حديث العلماء ورثة الانبياء

باعمل کے نسبت علم کی ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طرف اسی نسبت کے اشارہ ہے حدیث کا کہ علما وارث ہین انبیا کے

ثم نسبة ثالثة وهي نسبة التعلق بالتخلق وقد صرح صلى الله عليه وسلم بقوله سلمان

پھر ایک نسبت ہے تیسری اور وہ نسبت تعلق ہے ساتھ تخلق کے اور تحقیق تصریح کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ قول اپنے کے کہ سلمان

منا اهل البيت لانه من مواليهم والفرق بين اللاحق والملحوق كما بين العابد والمعبود والطالب

ہم میں سے یعنے اہل بیت سے ہے اسواسطے کہ تحقیق وہ انکے موالی میں سے ہی اور فرق درمیان لاحق اور ملحوق کے ایسا ہے جیسا کہ درمیان عابد اور معبود اور طالب

والمطلوب

والمطلوب والقاصد والمقصود والمستعير والمالك ومربع الاقامة والمتوطن وفضل العالم

اور مطلوب اور قاصد اور مقصود اور عاریت لینے والے اور مالک کے اور مکان اقامت اور وطندار کے اور فضیلت عالم کی

الذي ورد فيه الحديث لصفاته بالعلم والعمل لان العلم علمان علم في القلب فذلك ينفع

جو وارد ہوئی ہے حدیث مین واسطے صفات علم و عمل کے ہے اسواسطے کہ تحقیق علم دو ہین ایک علم بیچ دل کے اور وہ نفع دیتا ہے

وعلم على اللسان فذلك حجة الله على ابن ادم لان العلماء الذين عرفوا رسوم العلوم الكسبية

اور ایک علم اوپر زبان کے پس وہ حجت ہے اللہ کی اوپر ابن آدم کے اسواسطے کہ تحقیق وہ علما کہ جنھونے پہچانا نقوش علوم کسبیہ کو

وعويص الوقائع العقلية والنقلية وغرائب البراهين الفعلية والقولية حتى حفظوا سياج

اور مشکلات وقایع عقلیہ اور نقلیہ کو اور نادر دلیلون فعلیہ اور قولیہ کو یہانتک کہ حفاظت کیا چادر

الشرع من ان يلم به طارق ويخرقه مبتدع مارق فالاول افضل يعني العارف وان كان للاخر

شرع کو اس سے کہ جمع ہو ساتھ اسکے چور اور پھاڑے اسکو کوئی مبتدع بیدین پس پہلا افضل ہے یعنے عارف اگرچہ ہے واسطے دوسرے کے

فضل عظيم يعني العالم العامل ولان العالم في الاصل فيه عدم العلم واذا وجد بصفات

بڑی بزرگی یعنے عالم باعمل اور اسواسطے کہ عالم بیچ اصل کے بے علم ہے اور جب پایا جاوے ساتھ صفتون

الصدق والاخلاص والعمل هو في قبوله على وجل فكيف اذا لم يكن بتلك الصفات ايعد من

صدق اور اخلاص عمل کے پس وہ اسکے قبول ہونیمین اوپر خوف کے ہے پھر کسطرح جبکہ نہو ساتھ ان صفات کے آیا شمار کیا جاویگا

العلماء لا والله لانه لم يدرك من الشريعة المحمدية الا القشور لانه اتقن شيئا من علوم اللغة

علما سے نہین قسم اللہ کی اسواسطے کہ تحقیق اسنے نہین پایا شریعت محمدیہ سے مگر چھلکے اسواسطے کہ تحقیق اسنے مضبوط کیا تھوڑا سا علم لغت

العربية التي جاءت هذه الشريعة المطهرة فيها من نحو صرفها ونحوها وبيانها مما هو وصلة

عربی سے جسمین وارد ہوئی یہہ شریعت پاک جیسے علم صرف اور نحو اور بیان جو کہ وسیلہ ہے

الى فهم الشريعة لا هو عينها ومروره على كتب الشريعة بمقاصد ساقطة ونية زائغة وهو مصمم

واسطے سمجھنے شریعت کے نہ وہ عین شریعت ہے اور گذرنا اسکا اوپر کتابون شریعت کے ساتھ مقصودون بے اعتبار اور نیت کج کے ہے اور حالانکہ وہ مضبوط قصد

على الاطلاع على ما للشريعة من الاحكام يتوصل بها الى اكل الحرام من العوام الذين لا يعرفون

اوپر اطلاع اوپر چیز کے کہ ہی شریعت مین احکام سے پہنچے ساتھ اسکے طرف کھانے حرام کے عوام سے جو نہین پہچانتے ہین

الضياء من الظلام ومثال هذا العالم كطبيب يعلم تشخيص الأمراض وأدويتها ومعالجتها ولكن

روشنی کر اندھیرے سے اور مثال اس عالم کی مانند ایک طبیب کے ہے کہ جانتا ہے تشخیص بیماریوں کی اور دوائیں اور معالجہ انکا ولیکن

لا يلتفت إلى تشخيص دائه العضال ولو التفت إليه لا يأخذ دواءه ولا يصبر على معالجته بل همته

نہیں التفات کرتا ہے طرف تشخیص اپنے درد سخت کے اور اگر التفات کرتا ہے طرف اسکے تو نہیں لیتا ہے دوا اسکی اور نہیں صبر کرتا ہے اسکے معالجہ پر بلکہ ہمت اسکی

مصروفة بجلب الأموال من ذوي الأمراض ولا له على مرضه أدنى التفات بالله عليك كيف تشفى

مصروف ہے واسطے کھینچنے اموال کے بیماروں سے اور نہیں ہے واسطے اسکے خود کے مرض پر ادنیٰ التفات قسم ہے اللہ کی تجھکو کسطرح شفا پاویگا

هذا الطبيب من دائه العضال وهو بهذا الحال من الإهمال أيكون مجرد معرفته علم الطب كافية

یہہ طبیب اپنے درد سخت سے اور حال وسکا یہہ ہے بیچ بے التفاتی کے آیا ہوگی مجرد معرفت اسکی علم طب کو کافی

للشفاء من دائه لا والله فهذا وصف علماء السوء وهم أضر على المسلمين من أجهل الجهال إذ ذاك

واسطے شفا کے اسکے درد سے نہیں قسم اللہ کی پس یہہ صفت ہے علماء بدچلن کی اور وہ زیادہ ضرر پہنچانیوالے ہیں مسلمانوں کو اجہل جاہلوں سے اب

ترجح الشرف الذاتي عن الشرف الصفاتي وأما أهل البيت فقد حازوا الشرفين لما روى الطبراني

راجح ثابت ہوا شرف ذاتی شرف صفاتی سے مگر اہل بیت نے تحقیق جمع کیا دونوں شرف کو واسطے اسکے جو روایت کی طبرانی

عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنزلت هذه الآية في خمسة في

ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوتاری گئی یہہ آیت بیچ پانچ شخصوں کے میں

وفي الحسن والحسين وفاطمة وعلي وروى ابن أبي شيبة وأحمد والترمذي وحسنه ابن جرير

اور حسن اور حسین اور فاطمہ اور علی اور روایت کیا ابن ابی شیبہ اور احمد اور ترمذی نے اور حسن کہا اسکو ابن جریر

وابن المنذر والطبراني والحاكم وصححه عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمر

اور ابن منذر اور طبرانی اور حاکم نے اور تصحیح کی اسکی انس سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرتے تھے

ببيت فاطمة رضي الله عنها إذا خرج إلى صلاة الفجر يقول الصلاة أهل البيت إنما يريد الله

گھر پر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جب نکلتے واسطے نماز فجر کے تو فرماتے الصلاۃ اہل البیت انما یرید اللہ

ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا في رواية أربعين صباحا وفي رواية سبعة

لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ایک روایت میں چالیس صبح تک اور ایک روایت میں سات

أشهر وفي رواية ثمانية أشهر وفي الصواعق أن المراد بأهل البيت ما شمل نسب النبي صلى الله

مہینے تک اور ایک روایت میں آٹھ مہینے تک اور بیچ صواعق محرقہ کے ہے کہ تحقیق مراد ساتھ اہل بیت کے وہ ہے کہ شامل ہے نسب نبی صلی اللہ

عليه وسلم وبيت سكناه فتشمل الآية أزواجه صلى الله عليه وسلم ويدل عليه ما قبل الآية

علیہ وسلم کا اور جو رہتا ہے انکے رہنے کے گھر میں پس شامل ہوئی آیت ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دلالت کرتا ہے اسپر جو قبل آیت کے

وما بعدها وعن أبي بكر الصديق رضي الله عنه أنه صلى الله عليه وسلم قال أيها الناس ارقبوا

اور بعد آیت کے اور روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو نگاہ رکھو

محمدا صلى الله عليه وسلم بأهل بيته رواه البخاري احفظوني فيهم فلا تؤذوهم وأخرج الحاكم

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ انکی اہل بیت کے روایت کیا اسکو بخاری نے نگاہ رکھو مجھکو بیچ انکے پس نہ ایذا دو انکو اور اخراج کیا حاکم نے

وصححه أنه صلى الله عليه وسلم قال وعدني ربي في أهل بيتي من أقر منهم بالتوحيد ولي بالبلاغ

اور تصحیح کی اسکی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وعدہ کیا مجھسے میرے رب نے بیچ اہل بیت میرے کے جسنے اقرار کیا ان میں سے توحید کا اور میرے پہنچانے کا

أن لا يعذبهم ولذلك لا يزال الأولياء العارفون والعلماء العاملون باذلين همتهم في تعظيم

یہہ کہ نہ عذاب کرے انکو اور اسیواسطے ہمیشہ اولیاء عارفین اور علماء عاملین خرچ کرنیوالے ہیں اپنی ہمتیں بیچ تعظیم

أهل البيت ويقدموهم على أنفسهم مراقبة له فيهم صلى الله عليه وسلم ولذا كان الله أوصى

اہل بیت کے اور مقدم کرتے ہیں انکو اپنے نفسوں پر واسطے نگاہ رکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ اہل بیت کے اور جبکہ تھا اللہ وصیت کی خضر

بأولاد الصالحين فقال وكان أبوهما صالحا فما ظنك بأولاد الأولياء والصديقين والنبيين

ساتھ اولاد صالحین کے پس کہا وکان ابوہما صالحا یعنے تھا باپ ان دونوں کا صالح پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ اولاد ولیوں اور صدیقوں اور نبیوں

والمرسلين فما ظنك بأولاد خاتم الأنبياء وسيد المرسلين الذي هو المقصود الأعظم من العالمين

اور رسولونکے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ اولاد خاتم انبیاء اور سید المرسلین کے جو مقصود اعظم ہیں تمام عالم سے

قال الله تعالى والذين آمنوا واتبعتهم ذريتهم بإيمان ألحقنا بهم ذريتهم وما ألتناهم أي نقصناهم

کہا اللہ تعالیٰ نے اور جو لوگ ایمان لائے اور اتباع کیا انکا انکی ذریت نے ساتھ ایمان کے ملا دیا ہمنے ساتھ انکے انکی ذریت کو اور نہیں کم کیا ہمنے اونکو

من عملهم من شيء أي سبحانه وتعالى هب لأهل الله ذريتهم وآباءهم ويرفع درجاتهم وإن لم

اونکے عمل سے کوئی چیز یعنے اللہ سبحانہ وتعالیٰ بخشتا ہے واسطے اہل اللہ کے انکی اولاد کو اور انکے باپوں کو اور بلند کرتا ہے درجات انکے اگرچہ نہ

يعملوا بعملهم لتقر اعينهم بذلك فما ظنك باولاد خاتم الانبياء قال الشعراني كان الله له اخذ

عمل کیا انہوں نے اپنا عمل تا ٹھنڈی ہوویں آنکھیں اونکی ساتھ اسکے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ اولاد خاتم الانبیا کے امام شعرانی نے ہوا اللہ واسطے اسکے لیے گئے

علينا العهود ان لا نرى لانفسنا قط على شريف ولا نتزوج له مطلقة ولو ثلاثا وان كان مباحا

اوپر ہمارے عہد اس بات پر کہ نہ دیکھیں ہم ہمارے نفسوں کو کبھی شرف کرتا او شریف کے اور نہ نکاح کریں ہم اسکی مطلقہ کے ساتھ اگرچہ تین طلاق دی ہوئی ہو اگرچہ ہو یہ نکاح

شرعا ولو كان الشريف جاهلا فضلا عن العالم فلا نرى نفسنا عليه بعلم ولا عمل ولا صلاح

شرعا مباح اگرچہ ہو شریف جاہل چہ جائیکہ ہو عالم پس نہ دیکھیں ہم ہمارے نفس کو بڑھکر اوپر شریف کے ساتھ علم کے اور نہ ساتھ عمل کے اور نہ ساتھ

ولا نأخذ عليه العهود لانه يصير بذلك تحت حكمنا وخدمتنا ومقامه يجل عن ذلك وكل

اور نہ لیویں ہم اوس سے عہد اسواسطے کہ تحقیق وہ ہو جاتا ہے سبب اسکے نیچے ہمارے حکم اور خدمت کے اور حال یہ ہے کہ مقام اسکا بزرگ ہے اس سے اور جو

من في قلبه تعظيم رسول الله صلى الله عليه وسلم يستعظم ان تكون بضعته تحت امره

شخص کہ اسکے دل میں تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے بہت برا جانتا ہے کہ ہووے ٹکڑا اون کا اسکے زیر حکم

فالادب ان راينا فيهم اعوجاجا ان ننصحهم بالشرع من غير رؤية نفسنا عليه فيكون مثال

پس طریق ادب یہ ہے کہ اگر دیکھیں ہم بیچ انکے کچھ ٹیڑھا پن نصیحت کریں انکو مطابق شریعت کے بغیر اسکے کہ خیال کریں فوقیت ہمارے نفس کی اوپر اسکے پس ہو مانند

عبد قال لسيده الصغير يا سيدي سمعنا سيدي الكبير يقول ان الفعل الفلاني لا ينبغي فعله

غلام کہ کہے اپنے چھوٹے میاں کو کہ ای میاں میرے سنا ہی میں نے میرے بڑے میاں سے کہتے تھے کہ تحقیق فلانا کام نکرنا چاہیے

او يحرم فيكون مبلغا الشرع اليه لا امرا ولا حاكما عليه هذا هو الادب مع كل شريف وليس

یا حرام ہے پس ہوگا پہنچانیوالا اسکو شریعت اسکے پاس نہ امر کرنیوالا اور نہ حکم کرنیوالا اوپر اسکے یہی ادب ہے ساتھ ہر شریف کے اور نہیں

يسوغ لنا ان نبغض ذاته ونهجره لغرض من انفسنا او الشرع انما نبغض افعاله مع اجلالنا لحرمته

جائز ہے واسطے ہمارے کہ بغض رکھیں ہم اسکی ذات سے اور چھوڑ دیویں ہم اسکو واسطے کسی غرض نفسانی یا شرعی کے سوا اسکے نہیں کہ بغض رکھتے ہیں ہم اسکے فعلوں سے باوجود بزرگی

في قلوبنا ولا نترك البشاشة في وجهه روى الحاكم والصحيح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

ہمارے دلوں میں اور نہ چھوڑیں ہم بشاشت کو روبرو اسکے روایت کی حاکم نے اور صحیح یہ ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قال لا يبغضنا اهل البيت احد الا ادخل النار وروى الطبراني مرفوعا يقوم الرجل لاخيه من

فرمایا نہ بغض رکھیگا کوئی اہل بیت سے مگر داخل ہوگا آگ میں اور روایت کی طبرانی نے مرفوعا کھڑا ہووے آدمی واسطے بھائی اپنے کے

مجلسه الا بني هاشم فلا يقومون لاحد وروى ابن عساكر مرفوعا لا يقومن احد من مجلسه

اپنی جگہہ سے مگر بنی ہاشم نہ کھڑے ہوویں واسطے کسی کے اور روایت کی ابن عساکر نے مرفوعا ہرگز نہ کھڑا ہووے کوئی اپنی جگہہ سے

الا للحسن والحسين او ذريتهما فيجب على اهل البيت ان يشكروا هذه النعم بمزيد تقوى الله في اوامره

مگر واسطے حسن اور حسین کے اور واسطے اولاد ان دونوں کے پس واجب ہے اوپر اہل بیت کے یہ کہ شکر کریں ان نعمتوں کا ساتھ زیادہ خوف اللہ کے اسکے اوامر

ونواهيه فيكونوا بذلك هداة للخلق وليعلموا ان الحسنة في نفسها حسنة وهي من بيت النبوة

اور نواہی میں تا ہوویں بسبب اسکے ہدایت کرنیوالے واسطے خلق کے اور جاننا چاہیے کہ نیکی خود نیک ہے اور وہ گھرانے نبوت سے

احسن والسيئة في نفسها سيئة وهي من بيت النبوة اسوء وليراقبوا قول النبي صلى الله عليه وسلم

زیادہ نیک ہے اور برائی بذاتہ بری ہے اور وہ گھرانے نبوت سے زیادہ بری ہے اور چاہیے کہ نگاہ رکھیں قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ

يا معشر قريش ويا بني عبد المطلب ويا عباس ويا صفية عمة رسول الله صلى الله عليه وسلم

اے گروہ قریش و اے گروہ اولاد عبد المطلب کے اور اے عباس اور اے صفیہ پھپھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

يا فاطمة بنت محمد اشتروا انفسكم من الله لا اغني عنكم من الله شيئا وتكونوا بهذا الحديث محققين

اور اے فاطمہ بیٹی محمد صلعم کی خرید کرو نفسوں تمہارے کو اللہ سے نہ بے پرواہ کرونگا میں تمکو اللہ سے کچھ اور ہو جاؤ ساتھ اس حدیث کے ثابت رہنے والے

ولئن كان قد ورد في شانكم انكم غير معذبين فضلا من الله تعالى غير انه لا يكون بتعدي الحدود

اگرچہ وارد ہوا تمہاری شان میں کہ تحقیق تم نہ عذاب کیے جاؤگے فضل سے اللہ تعالی کے مگر یہ نہیں ہوتا ہے ساتھ تجاوز حدود

وتسويد وجوه الاباء والجدود ام ما ترون الحبيب المختار جدكم الذي حققه مظهر اسمه الغفار

اور کالے کرنے منہوں باپ دادا کے کیا نہیں دیکھتے ہو طرف حبیب مختار دادا تمہارے کے جنکو ثابت کیا ساتھ مظہر نام غفار کے کہ

صلى حتى تورمت قدماه فقالت عائشة رضي الله عنها الم انزل الله في حقك ليغفر لك الله

نماز پڑھی انہوں نے یہانتک کہ سوج گئی دونوں پاؤں اونکے پس کہا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا نہیں اتارا بیچ حق تمہارے کے آیۃ لیغفر لک اللہ

ما تقدم من ذنبك وما تاخر فقال افلا اكون عبدا شكورا والشكر موجب للزيادة اما تعلم

ما تقدم من ذنبک وما تاخر پس فرمایا آپ نے کیا نہ ہوؤں بندہ شکر کرنیوالا اور شکر ہے موجب زیادتی کا کیا نہیں جانتے ہو

قول خليل الله ابراهيم فمن تبعني فانه مني ومن عصاني فانك غفور رحيم هذا قول من عرف

قول اللہ کے دوست ابراہیم کا پس جسنے اتباع کیا میرا پس تحقیق وہ مجھ سے ہے اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق تو بخشنے والا اور رحم کرنیوالا ہے یہ قول اس

عظمة المقتدر الفعّال لما يريد ثم ان مذهب اهل السنة والجماعة ان ارادته تعالى قديمة ازلية

عظمت کو جو بڑا قادر اور کرنیوالا اسچیز کا کہ جسکا ارادہ کرے پھر تحقیق مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ تحقیق ارادہ اللہ تعالی کا قدیم ازلی ہے

وانها من صفات الذات القديمة الدائمة بدوام الذات وانها القديمة بقدمها وقد علق الله تعالى الحكم بها

اور تحقیق وہ صفات سے ذات قدیم کی ہے اور دائم ہے ساتھ دوام ذات کے اور قدیم ہے ساتھ قدم ذات کے اور تحقیق معلق کیا اللہ تعالی نے حکم کو ساتھ اس کے

اذ حكم صفات الذات المتعلق بها لا يجوز عليها التجاوز لانه يلزم حدوث تلك الصفات ويلزم

اسواسطے کہ حکم صفتوں ذات کا جو متعلق ہے ساتھ ان صفات کے نہیں جائز ہے دور اسکے تغیر اسواسطے کہ تحقیق لازم آتا ہے حدوث ان صفات کا اور لازم آتا ہے

من حدوثها حدوث الذات القديمة وقيام الحدوث بها وكل منهما مستحيل قطعا تعالى الله عن

حدوث سے ان صفات کے حدوث ذات قدیم کا اور قیام حدوث کا ساتھ اس ذات کے اور ہر ایک ان دونوں سے محال ہے یقینا برتر ہے اللہ

ذلك اما ولد الزنا ومن مات على سوء الخاتمة اتضح انه خرج خروجا قديما ازليا من التطهير

اس سے لیکن ولد الزنا اور جو مر گیا اوپر برے خاتمہ کے ظاہر ہوا کہ تحقیق وہ نکلا نکلنا قدیم ازلی تطہیر

الازلي القديم الذي ثبت للثابتين من اهل البيت بقواعد الشرع الشريف انهم من اهل البيت

ازلی قدیم سے جو ثابت ہے واسطے ثابتین کے اہل بیت سے ساتھ قواعد شرع شریف کے کہ تحقیق وہ اہل بیت سے ہیں

واما سوء الخاتمة وحسنها فعلمها عند الله تسئل الله حسنها بفضله وكرمه واما ان فرض ان

ولیکن برا ہونا خاتمہ کا اور نیک ہونا اسکا پس علم اسکا اللہ کے نزدیک ہے مانگتے ہیں ہم اللہ سے حسن خاتمہ ساتھ اسکے فضل اور کرم کے اور اگر فرض کیا جاوے کہ تحقیق

احدا كفر والعياذ بالله انقطع نسبه من النسب الشريف كما قال الله تعالى لنبيه نوح في ابنه انه

کسی ایک نے کفر کیا نعوذ باللہ منہا منقطع ہو گیا نسب اسکا نسب شریف سے جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے واسطے نوح نبی کے اونکے بیٹے کے بابت

ليس من اهلك انه عمل غير صالح قال الشاعر

نہیں ہے تیری اہل سے تحقیق اسکے عمل ہیں برے کہا کسی شاعر نے

ان الرسول اذا اخطا طريقته	كاية من كتاب الله قد نسخت
بیٹا رسول کا جب خطا کرے طریق رسول کا	مثل ایک آیت کے ہے قرآن سے کہ تحقیق منسوخ ہو گئی

ومن ظن ان ترك الصلاة وفعل المعاصي لا يضر احدا لشرف نسبه او صلاح آبائه فقد

اور جسنے گمان کیا کہ تحقیق ترک کرنا نماز کا اور کرنا گناہوں کا ضرر نہیں کرتا ہے کسیکو بسبب اسکے شرف نسب کے یا بسبب نیکی باپوں کے

افترى على الله الكذب وخالف اجماع المسلمين ولكن لاهل بيت رسول الله شرف و

بنایا اسنے اوپر اللہ کے جھوٹ اور مخالفت کی اجماع مسلمین کی لیکن واسطے اہل بیت رسول اللہ کے بزرگی ہے اور

لرسول الله بهم مزيد عناية وما جاء فيهم حاصل ان شاء الله تعالى وعلى كافة المسلمين

رسول اللہ کی اوپر زیادہ عنایت ہے اور وہ جو آیا ہے انکی شان میں حاصل ہے انشاء اللہ تعالی اور واجب اوپر تمام مسلمانوں کے یہ ہے

ان يعتقدوا حبهم مع التعظيم والتوقير وتادية حقوق ما الزمه الشارع عليهم ومن كان

کہ اعتقاد کریں انکی محبت کا ساتھ تعظیم اور توقیر کے اور ادا کریں انکے حقوق کو جنکو لازم کیا ہے شارع نے اوپر انکے اور جو شخص ہووے

منهم على مثل او قرب سيرة سلفهم الصالحين اهل العلم والعمل والاخلاق الحسنة فهو قدوة

ان اہل بیت میں سے مانند یا قریب خصلت اپنے آباء و اجداد صالحین اہل علم و عمل اور اخلاق نیک کے پس وہ شخص پیشوا ہے

يهتدى بانواره ويقتدى بآثاره كآبائه ثم ان الانساب الواجب احترامها هي الثابتة طبقة بعد

ہدایت پکڑی جاوے اسکے انوار سے ساتھ اور پیروی کی جاوے اسکے آثار کی مانند اسکے باپوں کے پھر تحقیق وہ انساب کہ واجب ہے تعظیم انکی وہ وہ ہیں کہ ثابت ہوں درجہ بعد

طبقة مع الاشهاد على انتقالهم من جهة الى جهة على قواعد الشرع فتاثم الامة في ترك

درجہ ساتھ گواہی کے اوپر انکے نقل کرنیکے ایک جہت سے طرف دوسری جہت کے مطابق قاعدوں شریعت کے پس گنہگار ہوتی ہے امت بسبب ترک کرنے

حقوقها واحترامها الواجب شرعا وهناك نسب موضح كذب من ادعاه شرعا فلا يعول عليه

انکے حقوق اور احترام کے جو واجب ہے شرعا اور یہاں ایک نسب ہے کہ ظاہر ہے شرعا جھوٹ اس شخص کا کہ جسنے دعوی کیا اسکا پس نہ اعتماد کیا جاوے اسپر

ونسب لم يثبته شرعا من ادعاه ولم يتحقق كذبه لعدم توضيحه ونسب مختلف في انتسابه بين

اور دوسرا نسب ہے کہ نہ ثابت کیا اسکو شرعا جسنے دعوی کیا اسکا اور نہ ثابت ہوا جھوٹ اسکا بسبب اسکے نہ ظاہر کرنیکے اور تیسرا نسب کہ اختلاف ہے اسکے منسوب ہونے میں درمیان

مثبت ومنكر تعين التوقف عن تكذيبهم بل يحترم فقط لانتسابه الى رسول الله صلى الله عليه

ثابت کرنیوالے اور انکار کرنیوالے کے اسمیں لازم آیا توقف کرنا انکے جھٹلانے سے بلکہ احترام کیا جاوے انکا فقط بسبب اسکے منسوب ہونیکے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم حيث انه قد حصل الشتات في اهل البيت في زمن بني امية وبني العباس وضاع اكثر

وسلم کے اسلیے کہ تحقیق حاصل ہوئی پراگندگی اہل بیت میں بیچ زمانہ بنی امیہ اور بنی عباس کے اور ضائع ہو گئے اکثر

انساب المنسوبين لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولذلك احترام المدعي للنسب احوط الامن

انساب انکے جو نسبت کئے گئے تھے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسیواسطے تعظیم کرنی دعوی کرنیوالے نسب کے زیادہ احتیاط اور امن ہے

ثَبَتَ كَذِبُهُ خَوْفًا مِنْ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ النَّسَبِ الضَّائِعِينَ فَيَحْصُلُ بِتَرْكِ احْتِرَامِهِ تَكَدُّرُهُ فَيَتَكَدَّرُ بِذٰلِكَ

ثابت ہو جاوے جھوٹ اسکا واسطے خوف کے اس بات سے کہ ہووے وہ مدعی اہل بیت کہ نسب ضائع ہو گئے جنکے تو حاصل ہوگا بسبب ترک کرنے اسکی تعظیم کے اسکے دل کو ملال پس ملال ہوگا بسبب

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُحْتَرِمُ لِأَهْلِ الْبَيْتِ يُثَابُ إِنْ صَحَّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ لَمْ يَصِحَّ لِأَنَّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تعظیم کرنیوالا اہل بیت کی ثواب دیا جائیگا صحیح ہو اہل بیت سے اسکا ہونا یا نہ صحیح ہووے کیونکہ

احْتِرَامَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَنَّ الْمُؤْمِنَ مُؤْتَمَنٌ عَلَى دِينِهِ وَنَسَبِهِ وَالدَّاخِلُ فِيهِ

تعظیم اسکی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور اسواسطے کہ مومن امین ہے اپنے دین اور نسب پر اور داخل ہونیوالا نسب میں

مَلْعُونٌ وَالْخَارِجُ مِنْهُ مَلْعُونٌ فَفِي الصَّوَاعِقِ الْمُحْرِقَةِ لِابْنِ حَجَرٍ الْهَيْثَمِيِّ قَالَ وَقَدْ وَرَدَ التَّحْذِيرُ الْعَظِيمُ

ملعون ہے اور نسب سے نکلنے والا بھی ملعون ہے پس بیچ صواعق محرقہ کے ابن حجر ہیثمی نے کہا ہے کہ تحقیق وارد ہوئی ہے تحذیر بڑی

عَنِ الْاِنْتِسَابِ إِلَى غَيْرِ الْآبَاءِ وَأَنَّ الْمُنْتَسِبَ كَافِرٌ مَلْعُونٌ فَفِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

منسوب ہونے سے طرف غیر آبا کے اور تحقیق نسبت کرنیوالا طرف غیر آبا کے کافر ملعون ہے پس بیچ بخاری کے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ

عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص منسوب ہو طرف غیر باپ اپنے کے یا کوئی غلام طرف غیر مولی کے پس اوپر

لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ وَرُوِيَ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ حَرَامٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

لعنت ہے اللہ کی اور اسکے فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی اور روایت کیا گیا کہ جو شخص دعوی کرے اپنے باپ کے سوا دوسرے باپ کا پس جنت حرام ہے اوپر اسکے اور بیچ ایک روایت کے ہے

فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ سَرْدِ الْأَحَادِيثِ وَتَفْسِيرِهَا وَتَحْقِيقِهَا وَعَجِيبٌ

اوپر اسکے لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام آدمیوں کی سے پھر کہا بعد جمع کرنے احادیث اور اسکی تفسیر اور تحقیق اور عجب ہے

مِنْ قَوْمٍ يُبَادِرُونَ إِلَى إِثْبَاتِ النَّسَبِ الطَّاهِرِ لِمُدَّعِيهِ بِأَدْنَى قَرِينَةٍ مُرَجِّحَةٍ مُمَوَّهَةٍ وَالْحَالُ أَنَّهُمْ يُسْأَلُونَ

اس قوم سے کہ جلدی کرتے ہیں طرف ثابت کرنے نسب پاک کے واسطے اسکے مدعی کے ساتھ ادنی قرینہ کے ترجیح دینے والے ملمع کار کے اور حال یہ ہے کہ تحقیق وہ پوچھے جاویں گے

عَنْهَا يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ فَيَنْبَغِي لِمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَنْ يَجْتَنِبَ

اس سے اس دن کہ نہ نفع دیگا مال اور نہ اولاد مگر جو شخص کہ آیا پاس اللہ کے ساتھ دل سالم کے پس لائق ہے واسطے اسکے جو ہو اہل بیت سے کہ بچے وہ

الصَّنَائِعَ الدَّنِيَّةَ الْمُوجِبَةَ لِتَحْقِيرِ مَنْ يَتَعَاطَاهَا عِنْدَ الْعَامَّةِ وَإِنِ اضْطُرَّ إِلَيْهَا فَيَنْبَغِي أَنْ يَسْتَتِرَ مَعَ أَشْرَافِ

نیچے پیشوں سے جو واجب کرنیوالے ہیں حقارت کو اس پیشہ ور کے نزدیک عوام کے اور اگر لاچار ہوا طرف اس پیشہ کے تو لائق ہے کہ چھپاوے ساتھ اپنی علامت

[illegible]

ملہ اور حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص سید ہو کہ اپنے تئیں سید کہے یا فی الحقیقت وہ سید ہے اور کہے کہ میں سید نہیں ہوں تو اوپر اسکے لعنت اللہ کی اور اسکے فرشتوں کی لعنت ہے ۱۲ منہ

شَرَفِهِ **خَاتِمَةٌ** اِعْلَمْ أَنَّهُ إِذَا حَازَ الْإِنْسَانُ مَرْتَبَةَ الصِّدِّيقِيَّةِ الْكُبْرٰى وَالْغَوْثِيَّةِ يَقْتَدِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ

شرف کے خاتمہ تحقیق شان یہ کہ جب حاصل کرے انسان مرتبہ صدیقیت کبری اور غوثیت کا قدرت رکھتا ہے سوقت

عَلٰى إِبْرَازِ جَمِيعِ مَا يُسْمَعُ مِنْ غَرَائِبِ كَرَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ الْمُؤَيِّدَةِ لِمُعْجِزَاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَلِذٰلِكَ لَا يُسْتَدَلُّ عَلٰى

اوپر ظاہر کرنے تمام اسکے جو سنا جاتا ہے نادر کرامتوں اولیاء سے جو تائید کرنیوالی ہیں واسطے معجزوں انبیا کے اور اسیواسطے نہیں دلیل قائم کیجاتی ہے اوپر

كِبَرِ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَعُلُوِّ شَأْنِهِ بِكَثْرَةِ كَرَامَاتِهِ بَلْ جَمِيعُهُمْ فِي مَقَامِ الْأَعْلٰى بِنَاءً عَلٰى مَا يَفْهَمُونَهُ أَهْلُ ذٰلِكَ

بڑائی اور بلندی شان کسیکے انہیں سے اسکی کثرت کرامات کے ساتھ بلکہ سب انکے بیچ مقام اعلی کے ہیں واسطے بنا کرنے اوپر اوس چیز کے جسکو سمجھتے ہیں اہل اس

الشَّأْنِ وَأَمَّا عَوَامُّ النَّاسِ فَيَزْعُمُونَ أَنَّ عَظَمَةَ مَقَامَاتِ الْأَوْلِيَاءِ بِكَثْرَةِ كَرَامَاتِهِمْ وَلِذٰلِكَ ظَهَرَ

شان کے اور لیکن عوام لوگ پس گمان کرتے ہیں کہ تحقیق عظمت مقاموں اولیاء کی انکی کثرت کرامات کے ساتھ ہے اور اسیواسطے ظاہر ہوا

التَّعَاصُبُ بَيْنَ جَهَلَةِ الْمُتَأَخِّرِينَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مَنْسُوبَةٍ لِشَيْخٍ مِنَ الْمَشَائِخِ الْأَغْوَاثِ إِلَى أَنْ بَلَغَ

تعصب درمیان پچھلے جاہلوں کے ہر فرقہ سے جو نسبت کیا گیا ہے طرف کسی شیخ کے مشائخ غوثوں سے یہانتک کہ پہنچا

مِنْ ذٰلِكَ التَّعَصُّبِ دَعْوَةَ الْوِلَايَةِ وَوَضْعَ تَصَانِيفَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ فِي مَنَاقِبِ شَيْخِهِمْ وَيَذْكُرُونَ فِيهَا

اس تعصب کی جہت سے دعوۂ ولایت کو اور بنائیں کتابیں ہر ایک فرقہ نے بیچ مناقب اپنے شیخ کے اور ذکر کرتے ہیں بیچ اون کتابوں کے

مِنَ الْكَرَامَاتِ الْعَظِيمَةِ وَالْأَحْوَالِ الْغَرِيبَةِ الْخَارِجَةِ عَنْ قَوَاعِدِ الشَّرْعِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ الَّتِي

بڑی بڑی کرامتیں اور احوال نادر جو خارج ہیں قواعد شرع ظاہر و باطن سے جسکو

تَمُجُّهَا عُقُولُ الْعُلَمَاءِ وَالْعُقَلَاءِ وَالْعَارِفِينَ عِنْدَ سَمَاعِهَا وَيَنْسُبُونَهَا لِمَشَائِخِهِمْ كُلُّ ذٰلِكَ تَوَصُّلًا

پھینک دیتی ہیں عقلیں عالموں اور عاقلوں اور عارفوں کی اسکے سننے کے وقت اور منسوب کرتے ہیں انکو طرف اپنے مشائخوں کے یہ سب وسیلہ ہے پھیرنے

إِلٰى مَيْلِ قُلُوبِ الْعَوَامِّ غَيْرَ مُبَالِينَ بِهَتْكِ الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ مَعَ تَرْكِ الْأَدَبِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ

دلوں عوام کا بے پرواہ ہیں بیچ پردہ دری شریعت اور طریقت کے باوجود یکہ اسمیں ترک ادب ہے ساتھ انبیا اور مرسلین کے

حَتّٰى تَجَاسَرَتْ كُلُّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ فِي تَوْسِيعِ مَقَالَاتٍ وَتَرَاتِيبَ مُبْتَدَعَةٍ فِي طَرِيقِهِمْ كَتَرَاتِيبِ قَوَاعِدِ

یہانتک کہ دلیری کی ہر فرقہ نے انمیں سے بیچ بڑھانے مقامات اور ترتیبوں نئی کے اپنے طریق میں مثل ترتیبوں قواعد

الْمَذَاهِبِ الْمُخْتَلِفَةِ وَخَرَجُوا بِذٰلِكَ عَنْ سِيرَةِ أُولٰئِكَ الْأَغْوَاثِ السَّالِكِينَ عَلٰى مِنْهَاجِ الْكِتَابِ

مذہبوں مختلفہ کے اور نکلے بسبب اسکے طریقہ سے اون غوثوں کے جو چلنے والے تھے اوپر راستے کتاب

وَالسُّنَّةِ وَالْاِجْمَاعِ الْعَامِلُوْنَ عِلْماً بِقِيْناً بِاَنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ فِي الْاِتِّبَاعِ وَالشَّرَّ كُلَّهُ فِي الْاِبْتِدَاعِ كَمَا قِيْلَ شِعْرٌ

اور سنت اور اجماع کے اور جانے والے جاننا یقینی اسبات کو کہ بہتری سب شریعت کی پیروی میں ہی اور برائی سب بیچ بدعت کے ہی جیسا کہ کہا گیا

رِجَالٌ سَمَوْا بِالصِّدْقِ اَعْلَا الْمَنَازِلِ — عَلَى الْمَنْهَجِ الْاَسْنَى بِسَيْرِ الْمَحَافِلِ

وہ مرد ہیں بلند ہوئے ساتھ صدق کے اعلا مرتبوں پر — اوپر راستے روشن کے ساتھ سیر محفلوں کے

عِبَادٌ صَفَوْا بِاللّٰهِ وَاسْتَغْرَقُوْا بِهٖ — وَاَفْنَوْا وَاَبْقَوْا بَعْدَ مَحْوِ الرَّذَائِلِ

بندے ہیں کہ صاف ہوئے ساتھ اللہ کے اور غرق ہوئے بیچ اوسکے — اور فنا ہوئے اور باقی رہے بعد مٹا دینے خصلتوں بری کے

تَجَوْهَرَتِ الْاَسْرَارُ مِنْهُمْ وَقَدْ عَلَوْا — مَقَامًا عَلٰى فِي الْمَجْدِ اَسْنَى الْمَنَازِلِ

ثابت ہوئے اسرار اونسے اور تحقیق بلند ہوئے — ایسے مقام پر جو عالی ہی بیچ بزرگی کے اعلا مرتبوں پر

حَظَوْا بِاتِّبَاعِ الْمُصْطَفٰى فَتَصَيْقَلَتْ — مَرَايَا قُلُوْبٍ اَشْرَقَتْ بِالْفَضَائِلِ

حظ اٹھایا ساتھ اتباع مصطفیٰ کے پس چمک گئے — آئینے دلونکے اور روشن ہوئے ساتھ فضیلتوں کے

وَاَسْرٰى اِلَيْهَا مِنْ نَوَافِحِ سِرِّهٖ — عَوَاطِفُ تَسْلِيْمٍ مَا لَهَا مِنْ مُمَاثِلِ

اور سیر کی طرف انکے خوشبوؤں بھید خدا سے — مہربانیوں تسلیم نے جسکا نہیں ہی کوئی مشابہ

وَاَمَدَّ دُهَا مِنْ فَيْضِ بَحْرِ كَمَالِهٖ — مِدَادٌ طَمٰى هَطَّالُهٗ بِالْفَوَاضِلِ

اور امداد اسکی فیض دریای کمال سے اسکے ہی — ایسی مدد کہ بلند ہوا ابر برسنے والا اسکا ساتھ فضایل کے

زَكَتْ مِنْهُمُ الْاَسْرَارُ مَعَ كُلِّ حَاضِرٍ — وَمَشْرَبُهُمْ يُزْرِيْ بِطِيْبِ الْمَنَاهِلِ

پاک ہوئے انسے اسرار ساتھ ہر حاضر کے — اور مشرب انکا حقیر کردیتا ہی اچھے پاک چشمونکو

ثُمَّ اِنَّ مُجَرَّدَ التَّاثِيْرِ وَالنُّطْقِ بِبَعْضِ الْمُغَيَّبَاتِ الصَّادِرَةِ مِنْ بَعْضِ الْاَشْخَاصِ الْخَارِجِيْنَ مِنَ

پھر تحقیق فقط تاثیر اور گویائی ساتھ بعضے پوشیدہ باتونکے جو صادر ہوئیں بعضے شخصوں سے جو خارج ہیں

الْاِسْتِقَامَةِ لَا تَدُلُّ عَلٰى وِلَايَتِهِمْ لِاَنَّ اَهْلَ التَّاثِيْرَاتِ اَصْنَافٌ صِنْفٌ بِالرِّيَاضَةِ وَصِنْفٌ بِالتَّجَلِّيَاتِ

استقامت سے نہیں دلالت کرتی ہی ولایت انکی ولایت پر اسواسطے کہ اہل تاثیر کئی قسم پر ہیں ایک قسم ساتھ ریاضت کے اور ایک قسم ساتھ تجلیات کے

وَصِنْفٌ بِالرُّوْحَانِيَّةِ وَالْجَانِّ وَصِنْفٌ بِالشَّيَاطِيْنِ وَصِنْفٌ بِتَاثِيْرَاتِ الْاَسْمَاءِ وَصِنْفٌ بِالْاِسْتِخْرَاجِ

اور ایک قسم ساتھ روحانیات اور جنونکے اور ایک قسم ساتھ شیطانونکے اور ایک قسم ساتھ تاثیرات اسماکے اور ایک قسم ساتھ نکالنے

بِقَوَاعِدِ الْحِسَابِ وَصِنْفٌ بِتَاثِيْرِ رُوْحِهٖ بِالْخِلْقَةِ وَصِنْفٌ بِالْاِعْتِقَادِ وَلَيْسَ لِهٰؤُلَاءِ شَرَفٌ عِنْدَ

قاعدوں حساب کے اور ایک قسم ساتھ تاثیر اسکی روح کے پیدائشی اور ایک قسم ساتھ اعتقاد کے ہی اور نہیں واسطے ان سبکے کچھ بزرگی نزدیک

اَرْبَابِ الْمَقَامِ الْاَعْلٰى لِاَنَّ اَهْلَ الْمَقَامَاتِ الْعُلْيَا يَتَوَصَّلُوْنَ اِلٰى جَمِيْعِ الْمُكَاشَفَاتِ وَالتَّاثِيْرَاتِ لِقُرْبِهِمْ مِنَ

صاحبوں مقام اعلی کے اسواسطے کہ تحقیق بلند مرتبے کے لوگ پہنچتے ہیں طرف جمیع مکاشفات اور تاثیرات کے بسبب انکی نزدیکی کے

اللّٰهِ بِالْعِبَادَاتِ الشَّرْعِيَّةِ فَهُمْ اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ بِشَهَادَةِ اَوْلِيَاءِ زَمَانِهِمُ الْمَشْهُوْرِيْنَ لِاَنَّ ذَرَّةً مِنَ الْاِسْتِقَامَةِ

اللہ سے ساتھ عبادتوں شرعی کے پس وہ اولیاء اللہ کے ہیں ساتھ گواہی دینے انکے زمانیکے اولیاؤں مشہورکے کیونکہ ذرہ برابر استقامت

خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ كَرَامَةٍ قَالَ سَيِّدُ الطَّائِفَةِ الْجُنَيْدُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَوْمٌ مَشَوْا عَلَى الْمَاءِ وَمَاتُوْا بِالْعَطَشِ مَنْ

بہتر ہی ہزار کرامت سے فرمایا سردار گروہ اولیا حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے ایک قوم ہی کہ چلی پانی پر اور مرگئی پیاس سے

هُوَ اَفْضَلُ مِنْهُمْ ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ جَمِيْعَ مَا فِي الْكَوْنِ لَهٗ تَاثِيْرَاتٌ فَمَنْ عَلِمَهَا اسْتَخْرَجَ مِنْهَا الْعَجَبَ الْعُجَابَ وَلٰكِنْ

کون ہی افضل انسے پھر جانو کہ تحقیق تمام جو بیچ دنیا کے ہی واسطے اسکے تاثیرات ہیں جسنے جانا اسکو نکالا اسمیں سے عجیب عجیب چیزونکو لاکن

لَا يَكُوْنُ بِذٰلِكَ الْاِسْتِخْرَاجِ وَلِيًّا مِنْ اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ فَافْهَمْ ذٰلِكَ وَتَحَذَّرْ ثُمَّ التَّمَسُّكَ بِجَادَّةِ الطَّرِيْقِ الَّذِيْ

نہیں ہوتا ہی اس نکالنے کے سبب سے ولی اولیاء اللہ سے پس سمجھ لے اسکو اور بچ پھر پکڑ اوس رستے کو جسنے

صَيَّرَ الْاَغْوَاثَ اَغْوَاثًا وَذٰلِكَ بِاِتِّبَاعِ اٰثَارِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ✣

کردیا غوثونکو غوث اور وہ طریق اتباع ہی آثار صحابہ اور تابعین کا خوشنودی اللہ تعالی کی ان سب پر

تَمَّتْ هٰذِهِ الرِّسَالَةُ بِعَوْنِ اللّٰهِ فِيْ دَارِ الْخِلَافَةِ فِيْ زَمَنِ السُّلْطَانِ الْمُعَظَّمِ حَامِي الْمِلَّةِ وَالدِّيْنِ خَلِيْفَةِ

تمام ہوا یہ رسالہ ساتھ مدد اللہ تعالی کے بیچ دارالخلافت کے بیچ زمانے سلطان معظم حامی ملت ودین خلیفۂ

الْمُسْلِمِيْنَ السُّلْطَانِ الْغَازِيْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ خَانِ الثَّانِيْ اِبْنِ الْمَرْحُوْمِ السُّلْطَانِ الْغَازِيْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ خَانِ نَصَرَهُ اللّٰهُ وَ

مسلمین سلطان غازی عبدالحمید خان ثانی بیٹے مرحوم سلطان غازی عبدالمجید خان کے نصرت دیوے اللہ انکو اور

اَدَامَهٗ وَاَطَالَ بَقَاءَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ اٰمِيْنَ ثُمَّ اِنَّ سَلَاطِيْنَ اٰلِ عُثْمَانَ خَلَّدَ اللّٰهُ مُلْكَهُمْ اَظْهَرُوْا مَزِيْدَ الْاِحْتِرَامِ لِلسَّادَاتِ

قائم رکھے انکو اور دراز کرے عمر انکی واسطے مسلمانوں کے آمین پھر تحقیق سلاطین آل عثمان ہمیشہ رکھے اللہ ملک انکا ظاہر کیا انھونے زیادہ احترام سادات

الْاَشْرَافِ الْعَلَوِيِّيْنَ وَذٰلِكَ عِنْدَمَا اَرَادَ بَعْضٌ مِنَ السَّادَاتِ الْمَذْكُوْرِيْنَ التَّوَطُّنَ بِمَكَّةَ الْمُكَرَّمَةِ وَالْمَدِيْنَةِ

واشراف علویین کا اور یہ اسوقت کہ ارادہ کیا بعضنے سادات مذکورین سے رہنے کا بیچ مکہ مکرمہ اور مدینہ

المنورة ميزوهم بفرمان مضمونه أن الأنكحة ومراعاة الأكفاء في النسب لبناتهم وقسمة مواريثهم

منورہ کی تمیز دی اونکو ساتھ ایک فرمان کے جسکا مضمون یہہ ہے کہ تحقیق نکاح اور رعایت کفو کی نسب میں واسطے انکی عورتوں کے و تقسیم کرنا انکی میراثوں کا

وكافة أحكامهم لا تكون إلا على يد شيخ منهم منصب برأيهم وغير ذلك من الامتيازات واتبعوا إتباعهم

اور تمام احکام انکے نہوں مگر اوپر ہاتھ کسی شیخ کے انھیں میں سے جو نصب کیا گیا ہو انکی رای سے اور سوا اسکے امتیازات سے اور تابع کیا ساتھ انکے

الحصار وذلك احتراما من الدولة العلية لمقام السادات الأشراف العلويين وذلك جار إلى وقتنا

حصر سیونکو اور یہہ احترام ہی دولت علیہ سے واسطے مقام سادات اشراف علویین کے اور یہہ جاری ہی اسوقت تک

هذا ويتجدد بتجدد كل سلطان من آل عثمان مع ضم بعض مزايا منهم سلطان الوقت محيي الدولة الغازي

اور نیا ہوتا ہی ساتھ نیا ہونے بادشاہوں کے آل عثمان سے ساتھ ملانے بعض زیادتیوں کے انھیں سے ہی اس زمانے کے سلطان محی الدولۃ غازی

عبد المجيد خان أدام الله سلطنتهم على مدى الدهور والأيام آمين ثم أردت أن أبين سلسلة نسب

عبدالمجید خان دائم رکھے اللہ سلطنت اونکی مطابق درازی زمانے اور دنوں کے آمین پھر ارادہ کیا میں نے یہہ کہ بیان کروں سلسلہ نسب

سلاطين آل عثمان المعظمين وذلك قد اتضح من بعض عبائر التواريخ أن جد آل عثمان من العرب

سلاطین آل عثمان معظمین کا اور یہہ تحقیق ظاہر ہوا بعض عبارات تواریخ سے کہ تحقیق جد آل عثمان کا عرب سے ہی

حتى حقق الشيخ العلامة النابلسي في تاريخه أن جد آل عثمان من العرب المنتقلين من الحجاز وذكر في

یہانتک کہ تحقیق کیا شیخ علامہ نابلسی نے اپنی تاریخ میں کہ تحقیق جد آل عثمان کا ان عرب سے ہیں کہ جنھوں نے نقل کی ملک حجاز سے اور ذکر کیا گیا ہے

كتب الأنساب وغيرها من التواريخ أن بعضا من أهل البيت من أولاد الحسن والحسين في قديم الزمان انتقلوا

بیچ کتابوں نسب ناموں وغیرہ کی تواریخ سے کہ تحقیق بعض اہل بیت نے اولاد حسن اور حسین سے قدیم زمانے میں نقل کی

من الحجاز إلى الروم وإلى ما وراء النهر ثم لم تزل أكابر أهل الكشف والعيان وأولو العلم والعقل السليم من

ملک حجاز سے طرف روم اور ماوراء النہر کے پھر ہمیشہ اکابر اہل کشف اور مشاہدہ اور صاحب علم اور عقل سلیم

أهل البيت وغيرهم دائما ساعين في تشييد منار الدولة العلية العثمانية وتقوية سلطنتها وذلك لحسن

اہل بیت وغیرہم سے ہمیشہ کوشش کرنیوالے تھے بیچ مضبوط کرنے منار دولت عالیہ عثمانیہ کے اور قوت دینے والے تھے انکی بادشاہت کو اور بسبب نیک

سيرتهم واستحقاق عناصرهم للخلافة ولما امتازوا به عن دول الإسلام من المناقب من فتحهم على ممر الزمان

خصلتوں کے اور مستحق ہونے انکی جبلت کے خلافت کو اور واسطے ان مناقب کے کہ ممتاز ہیں وہ ساتھ اسکے دولتوں اسلام سے طریقہ انکا ہمیشہ

على حسن عقيدة أهل السنة والجماعة متمذهبين بمذهب الأعظم أبي حنيفة النعمان رضي الله عنه ولذا حظه

اوپر نیک عقیدہ اہل سنت وجماعت کے ہیں اور وہ مذہب رکھنے والے ہیں مذہب امام اعظم ابی حنیفہ نعمان رضی اللہ عنہ کا اور واسطے لاحظ

أن أكثر الأحاديث الواردة باختلاف عبائرها منها الصحيح والحسن والضعيف وهو الأكثر في فتح القسطنطينية

کہ تحقیق اکثر حدیثیں جو وارد ہیں مختلف عبارتوں سے اونمیں سے بعضے صحیح اور بعضے حسن اور بعضے ضعیف اور وہ زیادہ ہی فتح قسطنطینیہ کے

مشيرة إلى أن فاتحها لا يكون إلا من أهل البيت لما رواه ابن ماجه أنه صلى الله عليه وسلم قال لو لم يبق

اشارہ کرنیوالی ہیں طرف اسبات کے کہ تحقیق فتح کرنیوالا اسکا نہوگا مگر اہل بیت سے واسطے اسکے جو روایت کیا ابن ماجہ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نہ باقی رہیگا

من الدنيا إلا يوم لطوله الله حتى يملك رجل من أهل بيتي جبل الديلم والقسطنطينية إسناده صحيح

دنیا سے مگر ایک دن تو البتہ دراز کریگا اسکو اللہ یہانتک کہ مالک ہوگا ایک مرد میری اہل بیت سے کوہ دیلم اور قسطنطنیہ کا اسناد اسکی صحیح ہی

وحيث كان فاتحها الفتح التام هو المرحوم السلطان المعظم محمد خان فالإشارة إليه وفي مدحه ومدح جيشه

اور جب کہ تھا فتح کرنیوالا اسکا فتح تام مرحوم سلطان المعظم محمد خان پس اشارہ طرف اسکے ہی اور بیچ اسکی تعریف کے اور بیچ تعریف اسکے

فيما رواه أحمد في مسند حسن وصححه عن بشر الغنوي لتفتحن القسطنطينية ولنعم الأمير أميرها ولنعم

وہی جسکو روایت کیا احمد نے بیچ حدیث مسند حسن کے اور تصحیح کی اسکی بشر غنوی سے البتہ فتح کر دیگا قسطنطنیہ کو اور البتہ بہتر امیر امیر اسکا اور البتہ بہتر

الجيش ذلك الجيش فاحتملت تلك الأحاديث الواردة أن تكون في مناقب هذا السلطان المعظم ومناقب السلاطين

لشکر ہی وہ لشکر پس محتمل ہیں یہہ حدیثیں وارد یہہ کہ ہوویں بیچ مناقب اس سلطان المعظم کے اور بیچ مناقب سلاطین

المعظمين من آل عثمان قبله وبعده والإشارة في ظهور جد آل عثمان ما رواه أبو داود من قوله عليه الصلاة والسلام

معظمین آل عثمان کے آگے اسکے اور پیچھے اسکے اور اشارہ بیچ ظاہر ہونے جد آل عثمان کے روایت کیا اسکو ابو داود نے قول سے نبی علیہ الصلوۃ والسلام

يخرج من وراء النهر رجل يقال له الحارث حراث على مقدمته رجل يقال له منصور يوطئ أو يمكن لآل

کے نکلیگا ماوراء النہر سے ایک آدمی کہ کہا جاتا ہی واسطے اسکے حارث حراث آگے اسکے ایک آدمی ہی کہ کہا جاتا ہی واسطے اسکے منصور کہ قدرت دیگا آل محمد

محمد صلى الله عليه وسلم كما مكنت قريش للنبي صلى الله عليه وسلم وجب على كل مؤمن نصرته أو قال إعانته كما احتمل

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جسطرح کہ قدرت دی قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب ہی اوپر ہر مومن کے نصرت اسکی یا فرمایا اعانت اسکی جیسا کہ احتمال

أن يكون لفظ الحارث حراث ومنصور لقبا أو غير ذلك والله أعلم ثم ما ورد من قوله صلى الله عليه وسلم إذا هلك

کہ ہووے لفظ حارث حراث اور منصور لقب یا سوا اسکے واللہ اعلم پھر جو وارد ہوا قول سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب ہلاک ہووے

كِسْرَىٰ فَلَا كِسْرَىٰ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَدْ هَلَكَ كِسْرَىٰ

کسریٰ پس نہیں کسریٰ بعد اسکے اور جب ہلاک ہووے قیصر تو نہیں ہے قیصر بعد اسکے قسم اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تحقیق خرچ کئے جاوینگے خزانے ان دونوں کے بیچ راہ خدا کے

وَأَنْفَقَ أَمْوَالَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَهَكَذَا قَيْصَرُ وَأَنْفَقَ مُحَمَّدٌ الْفَاتِحُ أَمْوَالَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِفَيْدِ بِأَنَّهُ

اور خرچ کیا تمام مال اسکا بیچ راستے اللہ کے امیر المومنین عمر ابن الخطاب نے اور اسیطرح ہلاک ہوا قیصر اور خرچ کیا محمد فاتح نے تمام مال اسکا بیچ راہ اللہ کے فائدہ دیتا ہے اسکا کہ تحقیق

لَا يَكُونُ فَتْحٌ ثَانٍ لِهَذِهِ الْبِلَادِ الْمُعَظَّمَةِ بَعْدَ فَتْحِهَا التَّامِّ بِالسَّيْفِ الَّذِي عَنَتْهُ الْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ فِي هَذَا الْخُصُوصِ وَبَعْدَ

نہوگی فتح دوسری واسطے ان شہروں بزرگ کے بعد پوری فتح کے ساتھ اس تلوار کے جو کہ مراد ہے احادیث وارده میں بیچ اس خاص مراد کے اور بعد

دُخُولِهَا تَحْتَ تَصَرُّفِ سَلَاطِينِ آلِ عُثْمَانَ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِمِائَةِ سَنَةٍ وَاثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ ٤٥٢ وَزِيَادَةٍ مَعَ دُخُولِ أُلُوفٍ أُلُوفٍ مِنَ الْعَالَمِ فِي

داخل ہونے ان شہروں کے زیر تصرف سلاطین آل عثمان کے جسکو مقدار چارسو باون برس اور کچھ زیادہ کا عرصہ ہوا باوجود دخول ہزارہا ہزار عالم کے

دِينِ الْإِسْلَامِ وَبِنَاءِ أُلُوفٍ مِنَ الْجَوَامِعِ وَالْمَسَاجِدِ وَالْمَآثِرِ الْخَيْرِيَّةِ بِوَاسِطَةِ اجْتِهَادِ سَلَاطِينِ آلِ عُثْمَانَ مَعَ مَا لَهُمْ مِنْ فُتُوحَاتِ الْأَمْصَارِ

دین اسلام میں اور بنا کرنے ہزاروں مسجد جامع اور مسجدیں اور نشانیاں خیر کی بواسطہ کوشش سلاطین آل عثمان کے مع اسکے جو واسطے انکے ہے فتوحات شہروں

وَالْمُدُنِ وَاتِّصَافِ بَعْضِهِمْ بِوِلَايَةِ الْبَاطِنِ كَالظَّاهِرِ مَعَ مَا ثَبَتَ لَهُمْ مِنَ الْكَرَامَاتِ الْبَاهِرَةِ وَحُسْنِ سِيرَتِهِمُ الْحَمِيدَةِ وَلُطْفِ

اور قریوں سے اور متصف ہونے بعض انکے ساتھ ولایت باطن کے مثل ظاہر کے مع اسکے جو ثابت ہوا واسطے انکے کرامات ظاہرہ سے اور حسن سیرت حمیدہ سے اور اچھے

مُعَامَلَتِهِمْ لِلشُّرَفَاءِ وَالْعُلَمَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحِفْظِهِمْ لِلْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ وَقِيَامِهِمْ بِكَامِلِ خِدْمَتِهِمَا وَسَوْقِ الْأَرْزَاقِ لِكَامِلِهِ

معاملہ سے واسطے شرفا اور علما اور صالحوں کے اور محافظت کرنے سے انکے واسطے حرمین شریفین کے اور قائم ہونے سے انکے کامل خدمت میں اور بھیجنے رزقوں کامل سے

إِلَى مَنْ حَلَّ بِهِمَا عَلَىٰ مَا هُوَ مُشَاهَدٌ مِنْ حُسْنِ الْاعْتِنَاءِ الَّذِي لَمْ يَسْتَوْلِ لَهُ مِنْ دُوَلِ الْإِسْلَامِ مِثْلُهُ خُصُوصًا سُلْطَانَ زَمَانِنَا

طرف اسکے کہ جو نازل ہوا بیچ ان دونوں کے جیسا کہ دیکھا گیا ہے حسن توجہ سے جو نہیں گذرا پہلے واسطے کسی دولت کے دولتوں اسلام سے مثل اسکے خصوصاً سلطان ہمارے زمانے کے

الْمُعَظَّمِ الْمُشَيِّدِ أَرْكَانَ الدَّوْلَةِ وَالْمِلَّةِ السُّلْطَانِ عَبْدِ الْحَمِيدِ خَانِ السَّالِكِ مَسَالِكَ أَسْلَافِهِ الْعِظَامِ ثُمَّ الْمُلَاحَظَةُ الْقَوِيَّةُ

مضبوط کرنیوالے ارکان دولت وملت کے سلطان عبد الحمید خان چلنے والے اوپر رستے اپنے آبا واجداد بزرگ کے پھر ملاحظہ قوی وہ ہے

هُوَ مَا قُلْنَاهُ وَالْمُؤَيِّدُ لِذَلِكَ مَا ذَكَرَهُ الْعَلَّامَةُ صَلَاحُ الدِّينِ الصَّفَدِيُّ فِي شَرْحِهِ عَلَى الشَّجَرَةِ النُّعْمَانِيَّةِ لِلْإِمَامِ مُحْيِي الدِّينِ بْنِ

جو کہ کہا ہمنے اور تائید کرنیوالا اسکا وہ ہے جسکو ذکر کیا اسکو علامہ صلاح الدین صفدی نے بیچ شرح شجرہ نعمانیہ امام محی الدین ابن

الْعَرَبِيِّ رَحِمَهُ اللهُ حَيْثُ ذَكَرَ عِبَارَاتٍ تُفِيدُ أَنَّ الدَّوْلَةَ الْعُثْمَانِيَّةَ تَبْقَىٰ سَلْطَنَتُهَا وَقُوَّتُهَا إِلَىٰ آخِرِ الْوَقْتِ لِمُسَاعَدَةِ صَاحِبِ الْوَقْتِ

عربی رحمہ اللہ کے اسطرح کہ ذکر کیا عبارتوں کو جو فائدہ دیتی ہیں کہ تحقیق دولت عثمانیہ باقی رہیگی سلطنت اسکی اور قوت اسکی آخر وقت تک واسطے مدد صاحب وقت کے

Süleymaniye U. Kütüphanesi
Haci Mahmud Ef.
3386